Stages for entry of news words in dictionary:An Analysis

لغت میں نئے الفاظ کے اندراجات کے مراحل: ایک جائزہ

Dr. Sadia Kanwal*[1]
Lecturer, Department of Urdu, University of Mardan
Dr.Abid Hussain Sayal*[2]
Associate Professor ,Department of Urdu,NUML, Islamabad

ڈاکٹر سعدیہ کنول☆[1]
لیکچرار، شعبہ اردو، ویمن یونیورسٹی مردان
ڈاکٹر عابد حسین سیال☆[2]
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

Correspondance: umeedekanwal23@gmail.com

eISSN:**3005-3757**
pISSN: **3005-3765**

Received: 13-05-2025
Accepted:24-06-2025
Online:30-06-2025

Copyright:© 2023 by the authors. This is an access-openarticle distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

ABSTRACT: This article analyzes how new words are entered into dictionaries. And what are the stages through which a word reaches this standard. Generally, words come into existence in two ways. One is at the public level, when people invent new words to meet their vocabulary needs. When a large portion of the public starts speaking them, these words are added to dictionaries. Secondly, new words are created on a creative level and then they are made popular among the public through various mediums because language is related to speaking. The word that is popular among the public will become part of the dictionary.

KEYWORDS: dictioneries, Entries, lexicon, lexical entries, semantic, Lema, morphology, derivation.

جب بولیاں زبانوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں تو انہیں تحریری شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ بولنے والوں کا اضافہ زبان میں وسعتوں کا باعث بناہے۔ زندگی میں آنے والے تغیر و تبدل کی بدولت، زبان تخلیق کے نئے سانچے سامنے لاتی ہے نت نئی اصناف سخن وقت کے ساتھ ادب کا حصہ بن جاتی ہیں۔ سائنس کی ترقی اور ایجادات کے نتیجے میں لفظیات کے ذخیرے میں مسلسل اضافہ ہو رہاہے۔ یہ ایک فطری عمل ہے۔ زبان میں جہاں نئے الفاظ کا اضافہ ہوتا ہے وہیں لفظوں کے متروک ہونے کا سلسلہ بھی ساتھ ساتھ چلتا ہے نئے تصورات، نئے خیالات اور نئے نظریات کی ترجمانی کا سلسلہ اس دریا کی طرح ہے جس کے پانی کا بہاؤ ہمیشہ رواں دواں رہتا ہے نئے الفاظ کب عوامی سطح سے تخلیق کا حصہ بنے اور کب تخلیقات سے لغت میں شامل ہوئے، لفظ کے بننے کے عمل کے بعد قبولیت تک کے مرحلے تک پہنچنے میں کتنے الفاظ اموات کا شکار ہو جاتے ہیں بہت سے الفاظ عوام میں مقبول ہونے کے باوجود لغت میں ان کا اندراج نہیں کیا جاتا۔ بہت سے نئے الفاظ فوری طور پر لغت میں شامل کر لیے جاتے ہیں۔ہنگامی بنیادوں پر عربی زبان سے در آنے والا لفظ بنیان المرصوص کو اردو لغت میں شامل کر دیا گیا اس کی شمولیت کی دو وجوہات سمجھ آتی ہیں ایک تو عوام میں اس لفظ کی مقبولیت اور دوسرا صوری، صوتی اور صرفی حوالے سے درست ہوناہے ڈاکٹر سلیم مظہر نے اس کا لفظ کو لغت میں شامل کرنے کا اعلان کیا۔

زبان کا تعلق بولنے والوں سے ہے۔ تو پھر عوام میں بولے جانے والے الفاظ کو لغت میں شامل کرنے میں ہچکچاہٹ کا شکار کیوں؟ یہ لفظ بھی عربی زبان سے مستعار لیا گیا ہے مستعاریت کے تحت بہت سی زبانوں کے الفاظ جو زبان کا حصہ بن دیکھے ہیں۔ انہیں بھی لغت میں شامل کیا جائے مثلاً انٹرنیٹ، الیکٹر ویب نار، ایموجی، سیلفی، فیس بک، کال، واٹس ایپ وغیرہ۔ ڈاکٹر نذیر احمد کے نزدیک جب کوئی لفظ زبان زد عام ہو جاتا ہے تو وہ زبان کی لفظیات کا حصہ بن جاتا ہے۔[1] لفظ کا زبان زد عام ہونا لفظ کی قبولیت کا معیار ہے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے ماہرین کیوں ان الفاظ کر قبولیت کے درجے پر فائز نہیں کرتے انہیں لغات کا حصہ نہیں بناتے۔ 2005 میں کولن ڈکشنری نے پندرہ سو الفاظ ڈکشنری میں شامل کیے[2.] ہم لفظوں کو اپنانے میں دیر کیوں کر دیتے ہیں۔ منیر نیازی کی طرح ہمیشہ دیر کر دیتاہوں میں کی تفسیر بنے رہتے ہیں۔ دنیا میں کسی لفظ کو لغت میں شامل کرنے کے کچھ مراحل ہیں۔ میں ان مراحل کو بیاں کر رہی ہوں۔ اگر لفظ کو ان مراحل سے گزرا جائے تو قبولیت کے معیار کو پہنچ جائے گا۔

1۔ لغتیں عام طور پر اس بات کا مشاہدہ کرتی ہیں۔ کہ کون سے الفاظ میڈیا، اخبارات اور علمی اشاعتوں اور تخلیقات میں اور روزمرہ کی زبان میں استعمال ہو رہے ہیں. علمی اشاعتوں میں نئے الفاظ و محاورات سامنے آتے جس میں نئے تصورات و نظریات کو درست طریقے سے بیان کیا جاتا ہے جب کوئی نیا لفظ کسی خاص شعبے میں وسیع پیمانے پر استعمال ہوتا ہے تو اسکالرز اسے اپنی تحریروں میں استعمال کرتے ہیں۔ علمی مقالے عصری زبان کے استعمال کی عکاسی کرتے ہیں علمی مقالے نئے الفاظ کی قبولیت اور زبان کی ارتقائی حالت کو ظاہر کرتا ہے سوشل میڈیا، اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن وغیرہ۔ جب عوام

میں کسی لفظ کو مقبول بنانا ہو تو میڈیا پر اس لفظ کا استعمال کثرت سے کیا جاتا ہے۔ فلمیں، ڈرامے، اشتہارات، ریلز (Reels) میں اس لفظ کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔ اس طرح سے نیا لفظ عوام میں مقبول ہو جاتا ہے کسی بھی لفظ کا کثرت سے استعمال اس کی قبولیت میں اہم کردار ادا کرتا ہے

2۔ جب ایک لفظ کی وسیع پیمانے پر استعمال کے طور پر شناخت ہو جائے تو پھر لغت نگار اس کے استعمال کی نگرانی کرتا ہے۔ کہ یہ لفظ کس معنوں میں استعمال ہو رہا ہے۔ کر بعض اوقات ایک ہی لفظ مختلف لوگ اس کو مختلف معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔ اس حوالے سے شہادتیں اکٹھی کی جاتی ہیں؟ جمع شدہ مثالوں کا تجزیہ کر کے لغت نگار لفظ کے معنی طے کرتے ہیں

3۔ معنی طے ہونے کے بعد لفظ کی املا کا تعین کرنا ہوتا ہے۔ جب کرونا آیا تو لفظ کرونا لفظ کی املا مختلف لوگوں نے مختلف لکھی ۔ اس درست املا کا تعین بے حد ضروری امر ہے

4۔ املا کے تعین کے بعد تلفظ یا ہجے میں آنے والی تبدیلیوں کو جانچا اور پرکھا جاتا ہے۔ اور اس کا درست تلفظ طے کیا جاتا ہے یہ کام ماہرین لغت نگار مل بیٹھ کر طے کرتے ہیں

5- لفظ کی املا، معنی اور تلفظ طے ہو جانے کے بعد لفظ کی قواعدی حیثیت کا تعین کرنے کا مرحلہ آتا ہے۔ یہ مرحلہ بھی ماہرین لغت نگاروں کی باہمی مشاورت سے طے ہوتا ہے۔ کیوں کہ بعض ایک ہی لفظ مختلف جگہ پر کبھی اسم کبھی فعل استعمال ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لیے قواعدی حیثیت کا تعین بھی ایک اہم مرحلہ ہے مسعود ہاشمی اس حوالے سے لکھتے ہیں کہ

> "جہاں عام بول چال اور پھر تصنیف و تالیف کے دوران، الفاظ اور تراکیب اور اصطلاحوں کو برتتے وقت صحت زبان اور صحیح محل استعمال کا بھی لحاظ رکھا جانا ضروری ہے۔ وہیں لغت کی ترتیب اور تدوین کے دوران انتخاب و اندراج کے مراحل میں بھی صحت زبان کی اساسی ضرورت کے علاوہ صوری و معنوی طور پر بھی صحت املا و انشا اور قواعدی حیثیتوں کا بھی ایک مستند اور محکم معیار ہونا لازمی ہے"(3)

اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ صحت زبان کی اساسی ضرورت صوری، صرفی اور معنوی طور پر مستحکم ہونا ہے

6- لفظ کی اصل کا معلوم کرنا ضروری امر ہے۔ یہ لفظ کیسے بنا اس کے پیچھے کیا تاریخ ہے۔ یہ کس زبان کا لفظ ہے۔ اس زبان میں یہ لفظ کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور اردو میں آنے کے بعد یہ لفظ کیا جوں کا توں استعمال ہوا؟۔ اس کی املا اصل لفظ سے مختلف ہے؟ اور اسی معنوں میں استعمال ہوا جیسے اصل زبان میں ہوتا یا معنی میں کوئی تبدیلی آئی ہے۔ عام طور پر لغت نگار اس بات اتفاق کرتے ہیں کہ اگر درست املا، قواعدی حیثیت اور معنوں میں در آیا ہے تو اسی زبان کا لفظ مانا جائے گا جہاں سے مستعار لیا لیا گیا ہے۔ اور اگر اول الذکر معاملات میں تبدیلی واقع ہوئی ہے تو وہ لفظ اردو کا کہلائے گا۔ رؤف پاریکھ علاقائی اور جغرافیائی اعتبار سے زبان میں آنے والی تبدیلی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

"لسانیات کا مسلمہ اصول ہے کہ زبانی بدلتی ہے اور لفظ کے معنی میں بھی فرق اور اختلاف پیدا ہو جاتا ہے یہ اختلاف یا فرق (variation) علاقائی اور جغرافیائی بھی ہوتا ہے۔ اور سماجی اور طبقاتی بھی زبان میں علاقائی اور جغرافیائی فرق علاقائی تحتی بولیوں (regional dialects) کی صورت نمایاں ہوتا ہے۔ اور طبقاتی اور سماجی فرق عوامی بولی یا عوام کے مختلف طبقات کی بولیوں کی صورت نمایاں ہوتا ہے۔ اور طبقاتی اور سماجی فرق کی بولوں یعنی سماجی بولیوں Social dialect کی صورت سامنے آتا ہے۔ ادبی فرہنگ کے مرتب کو اس لحاظ سے بھی تجربہ کرنا چاہیے،"(4)

رؤف پاریکھ کی اس بات سے مکمل اتفاق ہے کہ علاقائی اور جغرافیائی لحاظ سے معنی میں اور تلفظ میں فرق آ جاتا ہے اس لیے نئے الفاظ کا اندراج کرتے وقت ان باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے

7- نئے الفاظ عام طور پر پہلے سے موجود لفظوں سے بنتے ہیں لغت نگار ان کی اصل اور عمل اشتقاق کے حوالے سے جانچ پڑتال کرتے ہیں۔

8۔ بہت کم الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو بالکل نئے بنائے جاتے ہیں۔ ایسا عام طور پر کم ہوتا ہے۔ الفاظ زیادہ تر پہلے سے موجود الفاظ سے بنائے جاتے ہیں۔ یا پھر علاقائی اور بین الاقوامی زبانوں سے مستعار لیے جاتے ہیں۔ نئے الفاظ کے استعمالات کا مواد مختلف جگہوں سے اکٹھا کیا جاتا ہے کس شعر میں اس لفظ کا استعمال ملتا ہے کسی افسانے یا ناول میں اس لفظ کو لکھا گیا ہے۔ عام طور پر لغات میں لفظ کو سب سے پہلے کس نے استعمال کیا، بھی درج کیا جاتا ہے۔ لفظ کا اندراج کرنے سے پہلے اسناد اکٹھی کی جاتی ہیں

9- نئے الفاظ کی تذکیر و تانیث بھی طے کی جاتی ہے۔ بعض اوقات مختلف علاقوں میں ایک ہی لفظ کہیں مذکر اور کہیں مونث لکھا اور بولا جاتا ہے۔ اس حوالے سے لغت میں اندراج کرتے وقت اس بات کا طے ہونا ضروری ہے۔

10- بہت سے الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو وقتی و ہنگامی طور پر عوام میں مقبول ہو جاتے ہیں مگر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد عوام انہیں بھول جاتی ہے۔ ایسے الفاظ ہنگامی الفاظ کہلاتے ہیں. جو الفاظ روایت میں شامل ہو جاتے ان کو لغت میں شامل کر لیا جاتا ہے لغت نگار ان تمام باتوں کا دھیان رکھتے ہیں۔

11- نئے الفاظ لغت میں شامل ہونے سے پہلے لغت نگاروں کے درمیان اتفاق رائے کا ہونا ضروری ہے۔

12- جب کوئی لفظ ان تمام معیاروں پر پورا اترتا ہے تو پھر اس کو دستاویزی شکل دے دی جاتی ہے اور اسے تازہ ترین ایڈیشن میں شامل کر لیا جاتا ہے۔

عام طور پر نئے لفظ کی قبولیت کی اہم وجہ عوام میں مقبول ہونا ہے جو عوام میں مقبول ہو گا اس کے لغت میں شامل ہونے کے زیادہ چانسز ہیں۔ لغتیں جامد نہیں ہوتی وہ وقت کے ساتھ ہونے والی تبدیلیوں کی عکاس ہوتی ہیں. لغات

الفاظ کو محفوظ رکھنے کا اہم ذریعہ ہے. جو ماضی کی عکاس ہوتی ہیں۔ اس لیے لغات کے ہر سال نئے ایڈیشن شائع ہوتے۔ تاکہ استعمال اور معنی میں آنے والی تبدیلیوں کو ظاہر کیا جائے لغات میں نئے الفاظ کو قبول کرنے کا عمل ایک متحرک عمل ہے جو زبان کے استعمال میں آنے والی ثقافتی اور لسانی اصولوں کے باعث ارتقاء پذیر ہوتا ہے ڈاکٹر سلیم احمد زبان میں نئے الفاظ کی آمیزش کو خون کے سرخ خلیات کی مانند قرار دیتے ہیں۔[5]

جو زندگی کے لیے ضروری ہیں۔ زبان کی حیات کے لیے ضروری ہے کہ اسے نئے الفاظ کی صورت تازہ خون مہیا کرتے رہیں. الفاظ کے معنی اور املا میں تبدیلی وقت کے ساتھ ساتھ آتی رہتی ہے۔ ضروری نہیں کسی لفظ کا مفہوم جو آج ہے وہ اگلے سو دو سو سال بھی اسی معنوں میں استعمال ہوتا رہے۔ ہمارے لغت نگاروں نے آنے والی ان تبدیلیوں کو لغات میں ریکارڈ کیا ہے. نئے آنے والے دور میں لغات کورپس (Corpus) سے بنتی ہیں۔ کورپس کی مدد سے نہ صرف آنے والی تبدیلیوں کو باآسانی محفوظ بنایا جاتا ہے، بلکہ نئے الفاظ کو بھی اس میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ ڈکشنریز نئے اور پرانے دونوں الفاظ پر مشتمل ہوتی ہیں اردو میں کارپس بیسڈ ایک ہی اردو انگلش ڈکشنری ہے جو 2009 میں شائع ہوئی اس طرح کے مزید کام ہونے کی اشد ضرورت ہے۔

حوالہ جات

1۔ نذیر احمد ملک، کشمیری سرمایہ الفاظ کے سرچشمے، سری نگر: انڈین پرنٹنگ پریس، 1993، ص:14

2- https/www.bbc.com/utdu, 15june2025, 9.45pm

3۔ سلیم اختر، ڈاکٹر، اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ، لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز، 2013، ص:95

4۔ مسعود ہاشمی، ڈاکٹر، اردو لغت نویسی کا تنقیدی جائزہ، دہلی: ترقی اردو بیورو، 2000، ص:13

5۔ رؤف پاریکھ، لغات اور فرہنگیں، کراچی: سٹی بک پوائنٹ، 2021، ص:23-24

REFERENCES

.1 Nazeer Ahmed Malik, Kashmiri Sarmaya Alfaz Ke Sar Chashme, Indian Printing Press, Srinagar, 1993, p. 14.

.2 https://www.bbc.com/urdu, 15 June 2025, 9:45 PM.

.3 Saleem Akhtar, Dr., Urdu Adab Ki Mukhtasar Tareen Tareekh, Sang-e-Meel Publications, Lahore, 2013, p. 95.

.4 Masood Hashmi, Dr., Urdu Lughat Nawisi Ka Tanqeedi Jaiza, Taraqqi Urdu Bureau, Delhi, 2000, p. 13.

.5 Rauf Parekh, Lughaat aur Farhangain, City Book Point, Karachi, 2021, pp. 23-

Bibliography:

Malik, Nazeer Ahmed. *Kashmiri Sarmaya Alfaz Ke Sar Chashme*. Srinagar: Indian Printing Press, 1993.

Parekh, Rauf. *Lughaat aur Farhangain*. Karachi: City Book Point, 2021.

Akhtar, Saleem, Dr. *Urdu Adab Ki Mukhtasar Tareen Tareekh*. Lahore: Sang-e-Meel Publications, 2013.

Hashmi, Masood, Dr. *Urdu Lughat Nawisi Ka Tanqeedi Jaiza*. Delhi: Taraqqi Urdu Bureau, 2000.

BBC Urdu. (2025, June 15). Retrieved from https://www.bbc.com/urdu